دو ماہی

جرگہ مانیٹر

جولائی - اگست 2011 شمارہ 2

تعارفی نوٹ

کمیونٹی اپریزل اینڈ موٹیویشن پروگرام (کیمپ) کی جانب سے شائع کردہ دو ماہی "جرگہ مانیٹر" کی ٹیم کی جانب سے آپ سب کو خوش آمدید!

کیمپ کی مرتب کردہ تفصیلی تحقیقاتی رپورٹ "جرگہ فہمی: فاٹا میں قانونیت اور جائزیت" "Understanding *Jirga:* Legality and Legitimacy in Pakistan's Federally Administered Tribal Areas" تیار ہے اور شائع ہو چکی ہے۔ اس کی تقریبِ رونمائی ۲۰ جولائی ۲۰۱۱ کو سیرینا ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ گورنر خیبر پختونخواہ بیرسٹر مسعود کوثر اس تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے جبکہ محترمہ فریال گوہر، حقوقِ انسانی کی علمبردار، شیخ جہان زادہ خان، قبائلی ملک اور جرگہ مار نے مہمان سپیکر کے طور پر شرکت کی۔ نوید احمد شنواری، چیف ایگزیکٹو آفیسر، کیمپ اور اس تحقیقاتی رپورٹ کے مصنف نے چیدہ چیدہ تحقیقاتی نتائج شرکاء کے سامنے پیش کیے۔ جبکہ سید طلعت حسین، ممتاز صحافی اور براڈکاسٹر نے تقریب کی صدارت کی۔

اس کے علاوہ پراجیکٹ ,رول آف لاء اِن پاکستان کے جرگہ جزو کی سرگرمیاں پورے زور اور شور سے جاری ہیں۔ پیروکاری اور آگاہی کے ۵ سیشنز مختلف stakeholders کے ساتھ اسلام آباد، لاہور اور پشاور میں کئے گئے۔ ۵ راؤنڈ ٹیبل ستمبر، اکتوبر میں ترتیب دئے گئے ہیں۔ قبائلی جرگہ میں اصلاحات کے لئے پیروکاری اور آگاہی پر مشتمل ۱۵ ریڈیو پروگرامز کے لئے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

ان تمام سرگرمیوں کے علاوہ ہم نے دو ماہی جرگہ مانیٹر کا دوسرا شمارہ شائع کیا ہے۔ چونکہ فاٹا میں کیمپ کافی سرگرم ہے CSOs پر مشتمل ایک نیٹ ورک کی مدد سے ہم نے کل ۱۴ فیصلے مرتب کئے ہیں۔ چونکہ اگست میں رمضان تھا جو کہ جرگہ مانیٹر کے لیئے رپورٹنگ کا عرصہ بھی تھا اور رمضان میں عموماً جرگے نہیں بیٹھتے اسلیئے موصول ہونے والے فیصلوں کی تعداد کچھ زیادہ حوصلہ افزاء نہیں۔ اگلے شماروں کے لئے ہم زیادہ فیصلوں کی توقع رکھ سکتے ہیں۔

اس شمارے میں ان فیصلوں کے بارے میں ایک مختصر تبصرہ بھی شامل ہے جبکہ آپ کو جرگہ کے بارے میں زیادہ بہتر آگاہی دینے کے لیے جرگہ کی مختلف اقسام کے بارے میں ایک نوٹ بھی شامل کیا گیا ہے۔

ہمیں آپکی آراء اور تجاویز کا انتظار رہے گا ان سے ہمیں جرگہ مانیٹر کو ایک مُستند دستاویز بنانے میں مدد ملے گی۔

یہ دو ماہی "جرگہ مانیٹر" کیمپ (CAMP) کے پراجیکٹ 'رول آف لاء پروگرامنگ ان پاکستان' کے پہلے حصے 'قبائلی علاقوں میں جرگہ نظام میں اصلاحات' کی ایک سرگرمی ہے۔ جسکے لئے مالی معاونت وفاقی جمہوریہ جرمنی کے سفارتخانے نے کی ہے۔

اپنی کاپی حاصل کرنے یا اپنی رائے کا اظہار کرنے کے لئے آپ ہمیں
camp@camp.org.pk پر لکھئے۔
مزید معلومات کے لئے:
www.camp.org.pk یا
www.understandingfata.org

اس شمارے میں

تعارفی نوٹ ... 1
جرگہ کے فیصلے ۔۔(جولائی۔ اگست ۲۰۱۱)۔۔۔۔۔ایک جائزہ ... 2
جرگہ کی اقسام ... 2
جرگہ کے چند فیصلے ... 3

Community Appraisal & Motivation Programme
H No. 217, St. 39, F-11/3,
Islamabad 44000, Pakistan.
Tel: +92-51-222 5196-97
Fax: +92-51-222 5198
CAMP

ادارتی ٹیم • نوید شنواری • مریم خان • فریحہ سلطان • اعزازالرحمٰن • نیہا گوہر • خاور خورشید • شاہد علی

جرگہ کے فیصلے ۔ (جولائی۔اگست ۲۰۱۱)۔۔۔ایک جائزہ

سیریل نمبر	تنازعہ	تنازعے کی نوعیت	علاقہ	جرگہ کی قسم
۱	زمین کی ملکیت	دیوانی	خیبرایجنسی	اوپلیسی
۲	گاڑیوں کی خریدوفروخت اور اُدھار کی واپسی	دیوانی	خیبرایجنسی	اوپلیسی
۳	زمین کی خریدوفرخت	دیوانی	کرم ایجنسی	اوپلیسی
۴	جائداد کی تقسیم	دیوانی	اورکزئی ایجنسی	اوپلیسی
۵	کاروباری معاملات	دیوانی	کرم ایجنسی	اوپلیسی
۶	گزرگاہ اور چوٹ کا تنازعہ	دیوانی رفوجداری	باجوڑایجنسی	اوپلیسی
۷	وراثتی جائداد کی تقسیم	دیوانی	لنڈی کوتل	اوپلیسی
۸	اُدھار کی واپسی کا تنازعہ	دیوانی	لنڈی کوتل	اوپلیسی
۹	فرقہ ورانہ اختلاف	دیوانی	لنڈی کوتل	اوپلیسی
۱۰	گزرگاہ اور راستے کا تنازعہ	دیوانی	جنوبی وزیرستان ایجنسی	اوپلیسی
۱۱	زمین کی ملکیت اور چاردیواری کا تنازعہ	دیوانی	باجوڑایجنسی	اوپلیسی
۱۲	چوٹ کے ہرجانے کا تنازعہ	فوجداری	باجوڑایجنسی	اوپلیسی
۱۳	قبائلی رسوم ورواج کی خلاف ورزی	دیوانی	جنوبی وزیرستان ایجنسی	اوپلیسی
۱۴	ٹرک کے مشترکہ استعمال کا تنازعہ	دیوانی	جنوبی وزیرستان ایجنسی	اوپلیسی

جرگہ کی اقسام

گذشتہ شمارے میں ہم نے جرگہ کا تعارف، اسکی مختلف جہتیں اور پختون معاشرے میں جرگہ کی اہمیت پر بات کی تھی۔ اِس شمارے میں ہم جرگہ کی مختلف اقسام کو بیان کریں گے۔

سرکاری یا ایف۔سی۔آر جرگہ

سرکاری یا ایف۔سی۔آر جرگہ سے مراد ایسا جرگہ ہے جس کو سرکاری سرپرستی حاصل ہو بالخصوص ایسا جرگہ جو صوبائی انتظامیہ یا پولیٹیکل ایجنٹ یا اُسکے ماتحتوں کی سربراہی میں قائم کیا جائے۔ بنیادی طور پر ایف۔سی۔آر جرگہ ایسے تمام دیوانی اور فوجداری مقدموں کا فیصلہ کرتا ہے جو کہ ایف۔آر یا کسی خاص ایجنسی کے انتظامی علاقے کے زیرِ تحت آتے ہیں۔ ایف۔سی۔آر جرگے میں اختیارات پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس ہوتے ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔ وہ مقدمے کے فریقین کی رضامندی سے جرگہ قائم کرتا ہے۔ جرگہ ممبران ہر مقدمے کی نوعیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے تمام فریقین کا نقطۂ نظر سنتے ہیں، گواہان کے بیان لیتے ہیں، ثبوت اکھٹے کرتے ہیں اور اپنا فیصلہ اور تجاویز صوبائی انتظامیہ کو منظوری کے لیے پیش کر دیتے ہیں۔

جرگہ ممبران کی نامزدگی سب سے زیادہ اہمیت اور حساسیت کی حامل ہے کیونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ ایسے افراد کو نامزد کیا جائے جو کہ معاشرے میں قابلِ اعتبار سمجھے جاتے ہوں۔ جرگہ ممبران زیادہ تر حکومت کی تیار کردہ فہرست جس میں ملک حضرات اور رابطہ کمیٹی کے افراد کے نام شامل ہوتے ہیں میں سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ شفافیت کو برقرار رکھنے کے لئے عموماً مقدمے کے فریقین کو جرگہ ممبران کو نامزد کرنے کا اختیار دے دیا جاتا ہے۔

اولیسی جرگہ

اولیسی جرگہ کسی مخصوص کمیونٹی، گروہ یا گاؤں کے ہر گھر کے بڑوں پر مشتمل اجتماع کا نام ہے۔ اولیسی جرگہ مختلف فوجداری اور دیوانی مقدموں کے منصفانہ حل کے لیے اکھٹا ہوتا ہے تا کہ ہر فریق کو یکساں انصاف مل سکے۔ اولیسی جرگہ کے تحت عموماً مشترکہ جائیداد، زرعی پالیسی کی تقسیم جیسے جھگڑوں کے ساتھ ساتھ روزمرہ زندگی کے معاملات جیسا کہ مسجد کیلئے جگہ کے انتخاب کرنا بھی نبٹائے جاتے ہیں۔ جب کوئی جھگڑا ہوتا ہے تو عمائدین جرگہ فریقین سے رابطہ کرتے ہیں اور صورتحال کو مزید بگڑنے سے بچانے کے لیے تیگا مقرر کر لیتے ہیں۔ تیگا کی مالیت رقم یا ہتھیار کی صورت میں مقرر ہوتی ہے۔ تیگا ایک مقررہ مدت تک مقرر ہوتا ہے اس کے بعد باقاعدہ جرگہ بنایا جاتا ہے اور پھر جرگہ ممبران ثبوت اکھٹے کرتے ہیں، گواہان سے بات کرتے ہیں اور دونوں فریقین سے واگ لیتے ہیں۔ جرگہ کے فیصلے وقت لے سکتے ہیں اور فریقین کی تسلی ہونے تک جرگہ کے سیشنز منعقد ہوسکتے ہیں۔ جرگہ کے فیصلوں کی بہت کم خلاف ورزی کی جاتی ہے کیونکہ لوگوں کے نزدیک اولیسی جرگہ مصالحت کرانے اور انصاف کی فراہمی کا موثر ترین اور قابلِ اعتبار ذریعہ ہے۔

لویا یا گرینڈ جرگہ

لویا جرگہ کا تعلق گو کہ فاٹا سے تعلق نہیں تاہم یہ ہمارے ہمسایہ ملک افغانستان میں صدیوں سے جاری ہے۔ لویا جرگہ یا گرینڈ اسمبلی ایک ایسے طریقہ کار کا نام ہے جس میں مختلف علاقوں کے لوگ جن میں زیادہ تر سیاسی اور قبائلی رہنما، علماءِ کرام، عمائدین اور دیگر شامل ہوتے ہیں کسی بھی قومی نوعیت کے مسئلے پر بات چیت کرنے اور ووٹ دینے کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ لویا جرگہ زیادہ تر قومی نوعیت کے معاملات، جیسے کہ نئی قیادت کا انتخاب، اعلانِ جنگ، نئے آئین یا امن معاہدوں کی منظوری جیسے مسئلے طے کرتا ہے، یا افغانستان کو متاثر کرنے والے علاقائی ، عالمی معاملات پر غور وخوض کرتا ہے۔ تاہم لویا جرگہ میں شامل نمائندوں کا انتخاب بہت حساس اور احتیاط طلب مسئلہ ہے کیونکہ ذرا سی بھی بے احتیاطی اس اہم عمل کی شفافیت اور جائزیت کو متاثر کرسکتی ہے۔

جرگہ کے چند فیصلے

ایک میں تین

نیاز محمد نے نگار حسین نامی شخص سے تین گاڑیاں خریدیں۔ کچھ عرصے کے بعد نیاز محمد نے دعویٰ کیا کہ نگار حسین گاڑیوں کی رجسٹریشن کے کاغذات پیش کرنے میں ناکام رہا اور حاجی جہانگیر آفریدی نے نگار حسین کی ضمانت دی تھی اور اصرار کیا کہ حاجی جہانگیر آفریدی نے اسکو ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے ادا کرنے ہیں دوسری طرف حاجی جہانگیر آفریدی نا صرف ایسی کسی بھی ادائیگی یا ضمانت سے انکاری تھا بلکہ اُلٹا اُس نے نیاز محمد نے الزام لگایا کہ اس نے حاجی جہانگیر آفریدی کا تعارف وحید نامی شخص سے کرایا اور اسکی (نیاز محمد) کی ضمانت پر اس نے وحید کو کچھ سامان فراہم کیا۔ اب وحید یہ کہہ کر کہ سامان معیاری نہیں تھا اور بدل کر دیا گیا تھا حاجی جہانگیر کو ادائیگی نہیں کر رہا۔ نیاز محمد ایسی کسی بھی ضمانت سے انکاری تھا۔ اس صورتحال میں تینوں نے جرگہ کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔ جرگہ عمائدین؛ حمید خان ،سید غنی اور حاجی دانش نے چار لوگوں؛ حیات نظر ،ولایت شاہ، حکمت گل اور کشمیر کو حقائق کی چھان بین کے لئے نامزد کیا۔ اِن چار افراد نے تمام متعلقہ لوگوں سے معلومات اکھٹی کیں اور دیگر تمام لوگ جو کہ ان تمام لین دین میں کسی بھی طرح سے ملوث تھے انکے بیان ریکارڈ کئے۔ ایک تفصیلی رپورٹ جرگہ عمائدین کو پیش کی گئی۔ جرگہ عمائدین کے کئے گئے فیصلے کے مطابق دونوں افراد اپنے اپنے دعوے سے متعلق اپنے اپنے قبائل سے دو دو افراد بطور گواہ پیش کریں۔ رقم کے معاملے پر جرگہ کا فیصلہ تھا کہ حاجی جہانگیر آفریدی کو خدا کی قسم کھانا ہوگی اور دو افرا کو اس قسم کی تصدیق کرنا ہوگی۔ جو بھی فریق گواہ پیش کرنے میں ناکام ہوگا اسکو جرگے کی جانب سے سزا دی جائے گی۔

مُختصر تبصرہ: ایک ہی جرگے میں تین مختلف فیصلوں کا ہونا اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جرگہ وقت اور پیسوں کی بچت کرتا ہے۔ اگر یہ صورتحال پاکستان کے کسی اور علاقے میں پیش آئی ہوتی تو فریقین کو تین علیحدہ مقدمے درج کرنا پڑتا جس سے یقیناً وقت اور پیسوں کا ضیاع ہوتا۔

شاہراہ امن کا افتتاح

کُرم ایجنسی میں اولیسی جرگہ بلایا گیا جب تین افراد داؤد خٹک، صادق شاہ اور شمشیر احمد کے درمیان سڑک کی تعمیر شروع ہونے سے پہلے ہی کاموں اور ذمہ داریوں کی تقسیم پر اختلافات ہو

گئے۔ صادق شاہ کا کہنا تھا کہ چونکہ وہ ٹھیکیدار ہے اس لئے کام کی تقسیم وہ کرے گا جبکہ شمشیر احمد کا دعوٰی تھا کہ صادق شاہ کو ٹھیکہ اسکی وجہ سے ملا تھا اسلئے کام کی تقسیم وہ کرے گا۔ اس تنازعے کی وجہ سے چونکہ کام متاثر ہورہا تھا اسلئے جرگہ کے پاس جانے کا فیصلہ کیا گیا۔

جرگہ کے ممبران نامزد کئے گئے۔ ان میں فرحان خان اور سید غنی شامل تھے۔ جرگہ نے مسعود خان اور اورنگ زیب خان کو حقائق کی چھان بین کے لئے نامزد کیا جنہوں نے تمام متعلقہ لوگوں سے رابطہ کیا اور ان سے معلومات اکھٹی کیں۔ جن کے نتیجے میں انکو معلوم ہوا کہ مذکورہ ٹھیکہ دراصل فرحان خان کو ملا تھا۔ فرحان نے شمشیر احمد سے رابطہ کیا وہ داؤد خٹک اور صادق شاہ کے ذریعے مزدوروں کا بندوبست اور دیگر انتظامات کرے۔ کام کے لیے رقم کی فراہمی فرحان کی ذمہ داری تھی۔ جرگہ نے فیصلہ کیا کہ شمشیر احمد کام کی تقسیم کرے گا، صادق شاہ تعمیر کا سامان مہیا کرے گا مزدوروں کا انتظام داؤد خٹک کرے گا اور شمشیر احمد انکو معاوضہ ادا کرے گا تمام لوگوں نے اس فیصلے پر اتفاق کیا۔ جرگہ نے فریقین کو پابند کیا کہ وہ دو لاکھ روپیہ اور دو کلاشنکوف بطور ضمانت جرگہ کو ادا کریں گے۔

مُختصر تبصرہ: یہ ایک پیچیدہ نوعیت کا مسئلہ تھا۔ چونکہ اس میں مالی معاملات شامل تھے اس لئے اس بات کا اندیشہ تھا کہ یہ جھگڑا شدید نوعیت اختیار کر جاتا مگر جرگہ نے مصالحت کروادی۔ اس فیصلے میں بھی گارنٹی لی گئی تاہم دلچسپ بات یہ ہے کہ جرگہ نے ہتھیار بطور ضمانت لئے جو کہ پختون معاشرے اور ثقافت میں ہتھیاروں کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

معاشرتی ہم آہنگی کو یقینی بنانا

فاٹا میں پچھلے کچھ سالوں میں فرقہ وارانہ فسادات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ لنڈی کوتل میں بھی کئی افراد کی جانیں فرقہ وارانہ فسادات کی نذر ہوچکیں ہیں۔ تاہم ایک مثال ایسی ہے جہاں جرگہ کی مداخلت کی وجہ سے دو فرقوں کے درمیان تنازعہ کا حل خوشگوار طریقے سے ہوگیا۔

حافظ عبدلمالک، حاجی معروف خان، حاجی ابوسعید، ملک نواب خان، حاجی عدل خان، حاجی علی خان، حاجی نادر خان اور حاجی سخی جان کا تعلق مختلف فرقہ وارانہ گروہوں سے تھا یہ فریقین اپنے فرقہ کی مختلف مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لئے مختلف راستوں سے گزرتے تھے جسکی وجہ سے ان کے درمیان کافی شدید اختلافات تھے یہ لوگ ایک دوسرے کے فرقوں کا احترام نہیں کرتے تھے۔ اسکے علاوہ بھی ان کے درمیان کئی مسئلوں پر کافی جھگڑے تھے جو اتنے شدید ہوگئے کہ علاقہ کے بڑوں نے ان کے حل کے لئے جرگہ کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔ دونوں گروہوں کے نمائندوں سے بات کرنے کے بعد جرگہ ممبران؛ ملک جان، حاجی محمد نبی گل، حاجی اورنگزیب، حاجی گل محمد، حاجی عظمت خان اور حاجی صالح عالم نے فیصلہ کیا کہ مستقبل میں تمام فرقے ایک دوسرے کا احترام کریں گے اور ہر فرقے کو مکمل مذہبی آزادی ہوگی اور کوئی فرقہ دوسرے فرقہ کی مذہبی رسومات میں مداخلت نہیں کرے گا۔ اس معاہدے اور فیصلے کی خلاف ورزی کرنے والے فریق کو پانچ لاکھ روپے جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ حاجی فاروق جان، حاجی گل خان اور حاجی گلاب اس مقدمے میں گواہ کے طور پر پیش ہوئے۔

مُختصر تبصرہ: یہ ایک حساس نوعیت کا کیس تھا۔ عموماً فرقہ وارانہ جھگڑوں کا انجام پُرتشدد ہوتا ہے۔ تاہم اس جھگڑے میں جرگہ نے عقلمندی سے اس کو نبٹایا اور تمام فرقوں کو باہمی امن اور اتحاد سے رہنے کا موقع ملا۔

اجتماعی ذمہ داری

اورکزئی ایجنسی سے تعلق رکھنے والے وزیر گل کو اپنے بھائی حمید گل کے ہمراہ کچھ جائداد وراثت میں ملی۔ بڑا بھائی ہونے کے ناطے زیادہ تر حمید گل جائیداد کی خرید وفروخت کے معاملات طے کرتا تھا۔ ان معاملات کی دیکھ بھال کے دوران اس نے کچھ لوگوں سے قرضہ لیا بھی اور دیا بھی۔ کچھ قرضہ اسکی طرف واجب الادا تھا جب کہ کچھ رقم اُس نے لوگوں سے وصول کرنا تھی۔ جب وہ قرض ادا نہیں کرسکا تو اُس نے موقف اختیار کیا کہ وزیر گل بھی جائیداد کا مشترکہ وارث ہونے کی وجہ سے ان کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ جبکہ وزیر گل کا کہنا تھا کہ جن معاملات کی دیکھ بھال حمید گل کررہا تھا وہ کبھی ان کا حصہ نہیں رہا۔ اسی لیے دونوں نے جرگہ عمائدین حاجی امیر خان، نور بادشاہ، شاہ ولی اور حاجی دانش سے رابطہ کیا تاکہ وہ جرگہ بلاسکیں اور اس تنازعہ کا تصفیہ کراسکیں۔

جرگہ نے دو افراد حاجی عبدل منان اور خان شاہین کو معاملے کی چھان بین کے لئے مقرر کیا جنہوں نے اپنی تحقیق کرنے کے بعد اپنی رپورٹ جرگہ کو پیش کی۔ جرگہ نے فیصلہ دیا کہ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ حمید گل جائیداد کے معاملات کی دیکھ بھال کرتا تھا اسلئے وہ تمام لین دین اور معاہدوں کا ذمہ دار ہے۔ لیکن جائداد چونکہ دونوں بھائیوں کی ہے اسلئے دونوں کے درمیان ذمہ داریاں یکساں طور پر تقسیم ہونی چاہئے۔ جرگہ کے فیصلے کے مُطابق فیکٹری جس کی دیکھ بھال حمید گل کررہا تھا اسی کی ملکیت رہے گی اور وہ وزیر گل کو حصہ ادا کرے گا جسکی مالیت چار لاکھ چھیاسی ہزار مقرر کی گئی۔ دونوں بھائی مشترکہ طور پر ایک ٹرک کے مالک تھے۔ یہ طے ہوا کہ اگلے ایک سال تک حمید گل ٹرک استعمال کرے گا اور وہ وزیر گل کو پینسٹھ ہزار روپے ادا کرے گا۔ اگلے سال ٹرک وزیر گل استعمال کرے گا۔ اگر دونوں بھائی ٹرک کو بیچنے کا فیصلہ کریں گے تو رقم دونوں میں مساوی تقسیم ہوں گی۔ دونوں فریق ایک لاکھ روپے اور دو رائفلیں جرگہ کو بطور گارنٹی جمع کروائیں گیا وران معاملات پر کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے دونوں بھائی جرگہ کو آگاہ کریں گے۔

مختصر تبصرہ: جرگہ کا فیصلہ مبنی بر انصاف اور غیر جانبدار دکھائی دیتا ہے۔ جرگہ نے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے گارنٹی بھی لی اور عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں جرمانہ/سزا بھی مقرر کی۔

صاف اور واضح پیغام

قبائلی علاقہ جات میں معمولی باتوں میں لڑائی جھگڑے کا طول پکڑ جانا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ بعض اوقات یہ جھگڑے نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں اور کئی افراد اپنی جانیں کھو بیٹھتے ہیں۔ اور یہ ضروری نہیں کہ مخالف فریقین کی جانیں ہی ضائع ہوں بلکہ اکثر اوقات معصوم افراد کی زندگیاں اسکی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں۔ نقیب اللہ اور محمد رحیم کے درمیان آپس میں دشمنی تھی۔ ایک دن دونوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی اور انہوں نے مقامی بازار میں سرِ عام گولیاں چلائیں۔ اُس موقع پر نصیر الدین بھی اپنے بیٹے انوار الدین کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ اس فائرنگ کے نتیجے میں انوار الدین کی ٹانگ پر گولی لگی اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ نصیر الدین نے دعوٰی کیا کہ بیٹے کے علاج پر اُسکے ایک لاکھ بیس ہزار روپے خرچ ہوئے اور اس نے نقیب اللہ اور محمد رحیم سے مطالبہ کیا کہ وہ یہ رقم ادا کریں۔ دونوں کے انکار پر نصیر الدین یہ معاملہ جرگہ میں لے گیا۔ جرگہ ممبران؛ عبدالرحمان محمد ظاہر محمد نقیب محمد سعد اور ممبراز خان نے معاملے کی پوری طرح تحقیق کی اور اس نتیجے پر پہنچے کہ نقیب اللہ اور محمد رحیم نا صرف اس چوٹ کے ذمہ دار ہیں بلکہ بازار میں اسطرح کھلے عام فائرنگ کر کے اُنہوں نے سنگین جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ جرگہ نے فیصلہ کیا کہ دونوں افراد ہرجانے کے طور پر نصیر الدین کو دو لاکھ بیس ہزار روپے (ایک لاکھ دس ہزار روپے فی کس) ادا کریں گے۔ اضافی ایک لاکھ روپیہ جرمانہ سرِ عام فائرنگ کا تبادلہ کرنے اور زخمی فریق کی دلجوئی کرنے کے لیے کیا گیا مستقبل میں یہ عمل دہرانے پر پانچ لاکھ روپے جرمانہ کیا جائے گا۔

مختصر تبصرہ: یہ فیصلہ ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جرگہ نے متاثرہ فریق کو نہ صرف انکے اخراجات کی ادائیگی کروائی بلکہ ہرجانہ بھی ادا کروایا۔ اِس فیصلے کے ذریعے دیا جانے والا پیغام بہت واضح تھا کہ مخالف فریقین نے بازار میں کُھلے عام فائرنگ کا تبادلہ کر کے سماجی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اگر جرگہ بروقت اقدام نہ اُٹھاتا تو نہ صرف دونوں فریقین کے مابین دشمنی بڑھتی بلکہ انوار کو انصاف بھی نہ مل پاتا۔

روایات کا احترام

جنوبی وزیرستان میں مستی خیل قبیلے کے افراد افراسیاب اور حاجی حسن کی طرف سے مذکورہ قبیلے کی چند روایات کی خلاف ورزی کرنے پر زکریا خان اور فقیر حسین کو شدید اعتراض تھا۔ اس بات پر دونوں فریقین کے درمیان کافی بار تنازعہ ہو چکا تھا۔ معاملہ چونکہ شدت اختیار کرتا جا رہا تھا لہذٰا علاقہ کے بڑوں نے جرگہ بلانے کا فیصلہ کیا۔

جرگہ جو کہ حاجی زار محمد اور حاجی سید غنی پر مشتمل تھا نے تمام فریقین کا موقف سنا اور معاملے کی پوری طرح چھان بین کی۔ گواہان کا موقف بھی لیا گیا۔ اس کے بعد جرگہ نے فیصلہ دیا کہ قبائلی رسوم و رواج اور قوانین بہت اہمیت کے حامل ہیں اور کسی بھی شخص کو اِن کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ لہذٰا افراسیاب اور حاجی حسن کو پابند کیا گیا کہ قبائلی رسوم و رواج کا احترام اور پابندی کریں۔ حاجی محمد امین کو ان کا ضامن بنایا گیا۔ جبکہ زکریا خان اور فقیر حسین کو انکے جارحانہ رویے پر سرزنش کی گئی۔ اور اسرائیل خان کو ان کا ضامن بنایا گیا۔ فیصلے کی خلاف ورزی کرنے والے فریق پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

مختصر تبصرہ: اس کیس میں جرگہ ممبران نے خود جرگہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور کچھ افراد کو پابند کیا کہ وہ جرگہ کے رسوم و رواج کی پابندی اور احترام کریں۔ اس سے اس بات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ پختون معاشرے میں قبائلی روایات کی کتنی اہمیت ہے۔ یہاں پر سید طلعت حسین کے الفاظ کو دہرانا بے جا نہ ہوگا جو انہوں نے کیمپ کے پیروکاری اور آگاہی سیشن منعقدہ ۸ ستمبر بمقام شیلٹن ہوٹل، پشاور میں اپنے خطاب کے دوران کہے: روایات سے جُڑا رہنا اچھی بات ہے ان پر فخر کرنا بھی ٹھیک ہے مگر ایک وقت ایسا آتا ہے جب روایت کا تجزیہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ روایت کہیں ترقی کی راہ میں رکاوٹ تو نہیں بن رہی۔ اگر ایسا ہو تو اس میں ترمیم کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ روایت اور معاشرہ دونوں کھڑے پانی کی طرح ہو جاتے ہیں۔ لہذٰا قبائلی عوام کی توجہ اس طرف مبذول کرانا بھی ضروری ہے۔

پائیدار قبائلی ادارہ

لال محمد کی وفات کے بعد اسکا مکان اُسکے بیٹوں کو وراثت میں ملا جو کہ لال مارخان کے مکان سے ملحقہ تھا۔ یہ دونوں مکان ان کی زمینوں کے بیچ میں واقع تھے۔ ان کے درمیان وراثتی جائداد تک رسائی کے راستے پر اختلاف تھا۔ لال محمد (مرحوم) کے بیٹے لال مارخان اور اُسکے بیٹوں کو گزرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ مزید برآں انہوں نے موسیٰ خان نامی شخص کو اسی تنازعہ کی وجہ سے فائرنگ کر کے زخمی بھی کر دیا تھا۔ اسی لئے جرگہ ممبران گل عالم، حاجی یعقوب شاہ اور حاجی ایوب شاہ کو مداخلت کرنی پڑی دونوں فریقین سے اختیار اور رضامندی لینے کے بعد تصفیہ کرانا پڑا۔

چھ گواہان؛ بہرام خان، صاحبزادہ خان، حاجی اکبر خان، غفار خان، حاجی عدیل خان اور خطاب گل سے معاملے کی تفصیلی جانچ پڑتال کی گئی۔ کافی غور و خوض اور گفت و شنید کے بعد

جرگہ نے فیصلہ دیا کہ دونوں فریقین ۱۲ فٹ راستہ چھوڑیں گے تاکہ اپنی اپنی جائیداد تک رسائی حاصل کرسکیں۔ کسی کو بھی اس راستے پر کچھ تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور نہ ہی کسی کو مالکانہ حقوق حاصل ہوں گے۔ علاوہ ازیں، باوجود اس کے کہ لال مارخان نے موسیٰ خان کو زخمی کرنے پر لال محمد کے بیٹوں کو معاف کردیا تھا پھر بھی اُن پر تین لاکھ روپے جرمانہ عائد پر کیا گیا۔ اس فیصلے کی خلاف ورزی کرنے پر دونوں فریقین کو دس لاکھ روپے جرمانہ ادا کیا جائے گا۔ دونوں فریقین نے اس فیصلے پر اتفاق کیا۔

مختصر تبصرہ: ہرجانے کی ادائیگی کا پابند بنانا بطور ادارہ جرگہ کے مقام کو اور مستحکم کرتا ہے۔ جرگہ کا مصالحت پسندانہ انداز متعلقہ فریقین کو ایک فیصلے پر متفق ہونے پر مائل کرتا ہے۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جرگہ معاشرے میں باہمی ہم آہنگی چاہتا ہے۔

اختتامی نوٹ

جرگہ کے موصول ہونے والے فیصلوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فاٹا کی تمام سات ایجنسیوں میں جرگہ کی جانب سے کئے جانے والے فیصلوں میں روزمرہ زندگی کے تمام معاملات شامل ہیں۔ ان میں جائداد کے تنازعات، لین دین کے معاملات، زرعی پانی کی تقسیم، مالی معاملات، خرید وفروخت کے معاملات وغیرہ شامل ہیں۔ اگر ہم تنازعات کی نوعیت کا بغور جائزہ لیں اور اس حقیقت کو مدِنظر رکھیں کہ لوگ اپنے تنازعات کے حل کے لئے جرگہ کے پاس گئے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پختون معاشرے میں سماجی توازن اور قبائلی ہم آہنگی بڑی حد تک جرگہ کے اُوپر منحصر ہے۔ ایک اور بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ پختون معاشرے میں معمولی باتیں یا جھگڑے شدید نوعیت کے تنازعات جو کہ نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں میں تبدیل ہونے کے کافی امکانات ہوتے ہیں۔ جرگہ نہ صرف ان جھگڑوں کو مصالحانہ انداز میں اختتام پذیر کرتا ہے بلکہ ان کو التواء پذیر مقدموں کے بوجھ تلے دبانے سے بچاتا ہے۔

مانیٹر میں شامل تمام فیصلے اولیسی جرگہ کی جانب سے کئے گئے ہیں۔ جب CBOs اور کیمپ کے ممبران سے اس بابت دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مانیٹر کے لئے رپورٹنگ کے عرصہ میں ایف۔سی۔آر جرگہ نے نہ تو کسی نئے یا پرانے کیس کی سماعت نہیں کی۔ اس سے لوگوں کے اولیسی جرگہ کے اوپر اعتماد کا اظہار ہوتا ہے۔ مزید برآں کیمپ کی جانب سے منعقدہ تحقیقاتی رپورٹ "جرگہ فہمی: فاٹا میں قانونیت اور جائزیت" "Understanding *Jirga:* Legality and Legitimacy in Pakistan's Federally Administered Tribal Areas"" کے نتائج کی مزید تصدیق ہوتی ہے۔ اس تحقیقاتی رپورٹ کو مرتب کرنے کے دوران کئے گئے تاثراتی سروے میں کئے گئے ایک سوال آپ کو کس قسم کے جرگہ پر سب سے زیادہ اعتماد ہے کے جواب میں دوتہائی سے زائد جواب دہندگان نے اولیسی جرگے کے حق میں جواب دیا۔

یہاں یہ بات یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ گوکہ کیمپ کا CBOs کا نیٹ ورک اور سٹاف ممبران تمام ایجنسیوں میں موجود ہے اور مقامی معلومات تک ان کی رسائی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ علاقوں سے وہ امن وامان کی خراب صورتحال کی وجہ سے معلومات اکھٹی نہ کرسکے ہوں۔

ایک اور عنصر جس کی کمی ہے وہ خواتین، بچوں، معذور افراد یا اقلیتوں کے بارے میں کسی قضیہ کا وصول نہ ہونا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہمیں اپنی مہم کو مزید تقویت دینے میں مدد مل سکتی تھی۔ ایک اور جزو جس کی ان موصول ہونے والے فیصلوں میں کمی ہے وہ یہ ہے کہ تیگہ (گارنٹی) کا کچھ حصہ جرگہ مار کو بھی جاتا ہے جب CBOs اور کیمپ کے ممبران سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہیں اس سلسلے میں کوئی معلومات نہیں تھیں کیونکہ معلومات اکھٹی کرتے وقت انہوں نے اس بارے میں دریافت نہیں کیا تھا۔ گوکہ جرگہ مانیٹر کے آغاز میں انہیں اس کے مقاصد اور طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی تھی تاہم ہم جلد ہی ان سے ایک اور میٹنگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جن میں رپورٹنگ میں سے غائب عناصر پر بات کی جائے گی۔

ہمیں آپکی آراء، تجاویز اور تنقید کا انتظار رہے گا۔ اگر آپ اس شمارے میں شامل کسی بھی مضمون یا جرگہ کے کسی بھی فیصلے پر اپنی رائے دینا چاہیں تو برائے مہربانی درج ذیل پتوں پر رابطہ کیجئے۔

کمیونٹی اپریزل اینڈ موٹیویشن پروگرام
مکان ۲۱۷، گلی ۳۹، ایف۔۱۱/۳
camp@camp.org.pk